# اللہ کی نعمتوں کی قدر کیجئے

**08-August-2019**

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

## سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

## دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحبّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، ۹۵/۳، حدیث: ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

# بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** آج کے بیان کا موضوع ہے **"اللہ کی نعمتوں کی قدر کیجئے"** آج ایک تعداد ہے جو اس دنیا میں اللہ پاک کی دی ہوئی کثیر نعمتیں استعمال کرتی ہے، کتنی نعمتیں استعمال کرتی ہے یہ تو کوئی بھی شمار نہیں کر سکتا، لیکن ان نعمتوں کی قدر کرنے والیاں اور شکر کرنے والیاں شاید بہت کم ہیں۔ ایک نعمت بھی اگر چلی جائے تو بعض اوقات شکوہ شکایت اور دیگر نعمتوں کی ناقدری کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، ہمیں اپنی سوچ کو کیسا رکھنا چاہیے اور کس طرح سے صبر و شکر کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے، آج ہم اس بارے میں مدنی پھول سنیں گی ۔ اللہ کرے کہ سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت مل جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے پہلے ایک حکایت سنتی ہیں:

## بارہ سُواروں کا قافلہ

حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بُزرگ نے یہ واقعہ سُنایا کہ میں اولیائے کرام کی تلاش میں رہتا اور ان کی قیام گاہوں کو ڈھونڈنے کے لئے صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا تاکہ ان کی صحبت سے فیض یاب ہوسکوں۔ایک مرتبہ اسی مقصد (Purpose) کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوا، جب میں مصر کے قریب پہنچا تو ایک ویران سی جگہ میں خیمہ دیکھا، جس میں ایک ایسا شخص موجود تھا، جس کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں (جُذّام کی) بیماری سے ضائع ہوچکی تھیں۔اس حالت میں بھی وہ شخص ان الفاظ کے ساتھ اپنے رب کی حمد وثنا کررہا تھا کہ اے میرے پَرْوَرْدْگار! میں تیری وہ حمد (تعریف) کرتا ہوں جو تمام مخلوق کی حمد کے برابر ہو۔اے میرے پَرْوَرْدْگار! بے شک تُو تمام مخلوق کا خالق (بنانے والا) ہے اور تُو سب پر فضیلت رکھتا ہے، میں اس انعام پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے مخلوق میں کئی لوگوں سے افضل بنایا۔

وہ بزرگ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس شخص کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: خدا کی قسم! میں اس شخص سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ کیا حمد کے یہ پاکیزہ کلمات تمہیں سکھائے گئے ہیں یا تمہیں اِلہام ہوئے ہیں؟ چنانچہ اسی ارادے سے میں اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: اے مردِ صالح! میں تم سے ایک چیز کے مُتَعَلِّق سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا تم مجھے جواب دو گے؟ وہ کہنے لگا: اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ ضرور جواب دوں گا۔میں نے کہا: (تمہارے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ سب ضائع ہوچکی ہیں پھر) وہ کون سی نعمت ہے جس پر تُم اللہ کی حمد

کر رہے ہو اور وہ کونسی فضیلت ہے جس پر تُم اس کا شکر کر رہے ہو؟ وہ شخص کہنے لگا: کیا تُو دیکھتا نہیں کہ میرے ربّ نے میرے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میں سب دیکھ چکا ہوں۔ پھر وہ کہنے لگا: دیکھو! اگر اللہ پاک چاہتا تو مجھ پر آسمان سے آگ برسا دیتا جو مجھے جلا کر راکھ کر دیتی، اگر وہ پَرْوَرْدْگار چاہتا تو پہاڑوں کو حکم دیتا اور وہ مجھے تباہ وبرباد کر ڈالتے، اگر اللہ چاہتا تو سمندر کو حکم فرماتا جو مجھے غرق کر دیتا، اگر اللہ چاہتا تو زمین کو حکم فرماتا تو وہ مجھے اپنے اندر دھنسا دیتی۔ لیکن دیکھو، اللہ پاک نے مجھے ان تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھا، پھر میں اپنے رَبّ کا شکر کیوں نہ ادا کروں؟ اس کی حمد کیوں نہ کروں؟ اور اس پاک پَرْوَرْدْگار سے مَحَبَّت کیوں نہ کروں؟ (عیون الحکایات، ص ۹۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## نعمتوں کا طویل سلسلہ

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** غور کیجئے! ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں انسانی جسم کے اہم اعضا (Important Parts of body) میں شمار ہوتے ہیں، ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی کم ہو جائے تو زندگی سے ٹھیک طرح لطف اندوز ہونا بہت سوں کے لیے ممکن نہیں رہتا، ایسی حالت میں شکر تو کیا شکوہ سے بھی اگر گریز کر لیا جائے تو ہمارے لیے بہت بڑی سعادت ہو، لیکن اللہ والوں کے معمولات دیکھئے، ابھی ہم نے سنا کہ وہ بزرگ بیماری کی وجہ سے اپنے ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں سے محروم ہو گئے تھے مگر پھر بھی شکوہ شکایت تو دور کی بات ہے اللہ پاک کے شکر سے اپنی زبان تر رکھے ہوئے تھے۔ اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے گویا انہوں نے ہمیں سکھا دیا کہ اگر اس بے نیاز رب نے مجھ سے ہاتھ، پاؤں اور آنکھوں کی صورت میں اپنی کچھ نعمتیں واپس لے بھی لیں تو کیا ہوا؟ میرا بقیہ جسم تو سلامت ہے یہ بھی تو

اس مالک وخالق کی نعمت ہے، میں بول سکتا ہوں میری زبان سلامت ہے یہ بھی اللہ کریم کی نعمت ہے، میں سن سکتا ہوں، میرے کان سلامت ہیں یہ بھی تو اس ربِّ کریم کی نعمت ہے، میرا دل دھڑک رہا ہے یہ بھی تو اس کریم پَرْوَرْدْگار کی عطا ہے، میری سانسیں چل رہی ہیں یہ بھی تو اس پَرْوَرْدْگار کی نعمت ہے، میرے جسم کے دیگر اعضا بھی سلامت بھی ہیں اور کام بھی کر رہے ہیں یہ بھی تو اللہ پاک کی نعمتیں ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میں ہاتھ ضائع ہونے، پاؤں ضائع ہونے اور آنکھیں ضائع ہونے کے باوجود اس رازق ومالک ربّ کا شکر ادا کر رہا ہوں، مجھے اس نیک کام کی توفیق ملی ہوئی ہے یہ بھی تو اس ربِّ کریم کی نعمت ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ایسوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## نعمت کیوں چھینی جاتی ہے؟

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اس ایمان افروز حکایت سے یہ درس حاصل ہوا کہ اگر کبھی اللہ پاک اپنی کوئی نعمت ہم سے واپس لے لے تب بھی اس کی ہم پر نعمتیں اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ ہم ان پر اس کریم رب کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اس لیے اگر کوئی نعمت ہم سے جدا ہو جائے تو ہمیں اس جدا ہونے والی نعمت پر نظر رکھنے اور اس کا غم منانے کی بجائے بقیہ جو نعمتیں اس نے ہمیں عطا کی ہوئی ہیں ان پر نظر رکھتے ہوئے اس کا شکر ہی ادا کرنا چاہیے۔ تقدیر میں کیا لکھا ہے اسے کوئی نہیں جانتا لیکن اس میں شک نہیں کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی نعمت جو اللہ پاک نے ہمیں عطا کی ہوئی ہوتی ہے وہ ہمارے لیے باعثِ زحمت بننے والی ہوتی ہے کہ اتنے میں وہ ربِّ کریم ہم پر رحم فرماتے ہوئے اسے واپس لے لیتا ہے، بتائیے! اس میں تو ہمارا فائدہ ہی ہوا کہ وہ نعمت جو عن قریب ہمارے لیے پریشانی کا سبب (Reason) بننے

والی تھی اس رحیم و کریم رب نے ہمارے بن کہے اسے ہم سے اس طرح سے واپس لے لیا کہ ہمیں کسی بھی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اب اس پر تو اس مہربان و عظیم رب کا شکر ادا کرنا چاہیے نہ کہ اس سے شکوہ کرنا چاہیے۔

اسی طرح کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی نعمت کے چلے جانے یا کسی مصیبت میں مبتلا ہونے میں کوئی اور حکمت کار فرما ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہر حال میں صبر کا دامن تھامے رہیں اور شکوہ و شکایت کی بجائے شکر سے اپنی زبان تر رکھیں۔ اس بارے میں، قندیلِ نورانی، غوثِ صمدانی، محبوبِ سبحانی، شہبازِ لامکانی، عالمِ ربانی حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تین وجوہات کی بنا پر انسان انسان مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

ایک وجہ یہ ہے کہ کبھی انسان گناہوں کی سزا کے طور پر مصیبتوں میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

جو مصیبت گناہوں کی سزا کے لیے ہوگی اس کی علامت یہ ہے کہ انسان صبر کی بجائے مخلوق کے سامنے شکوہ شکایت کرے گا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ کبھی گناہوں کو مٹانے اور ان کے میل سے پاک کرنے کے لیے کفارے کے طور پر انسان مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

جو مصیبت گناہوں اور جرائم کے لیے کفارہ کے طور پر ہو گی اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں انسان دوسروں کے سامنے شکوہ شکایت کی بجائے صبر جمیل سے کام لے گا، دینی احکامات کی اطاعت اور ادائیگی ٹال مٹول سے بچے گا کام۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ کبھی درجات کی بلندی، معرفت و قربِ الٰہی کے اعلیٰ مراتب تک پہنچانے کے لیے انسان مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

جو مصیبت بلندیِ درجات اور حصولِ قرب و معرفتِ الٰہی کے اعلیٰ مراتب پر پہنچنے کے لیے ہو اس کی علامت یہ ہے کہ رضائے الٰہی سے موافقت پائی جائے گی اور نفس اللہ پاک کے ذکر میں اطمینان اور سکون نصیب ہو گا۔ (قلائد الجواھر بھامشہ فتوح الغیب، ص۸۸،۸۷ ملخصاً)

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** آج تقریباً ہر ایک مصیبتوں اور غموں پر شکوہ شکایت کرتی نظر آتی ہے، اس طرف کوئی توجہ نہیں دیتی کہ مصیبت (Misery) آئی کیوں؟ غم درپیش کیوں ہوا؟ نعمت ضائع کیوں ہوئی؟ سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ فرمان ہماری آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ لہٰذا جو انسان مصیبتیں آنے پر واویلا کرے، جزع فزع کرے، آہ و فغاں کرے اور آسمان سر پر اٹھالے تو سمجھ لیجئے کہ یہ مصیبت اس کے گناہوں کی سزا ہے، دیکھا جائے تو یہ بھی انسان کے لیے فائدہ مند ہے کہ گناہوں کی سزا آخرت میں ملنے کی بجائے اس دنیا میں مل رہی ہے۔ یہاں کی سزا آخرت کی سزا سے کئی گنا ہلکی ہے، اسی طرح جب کسی کو مصیبت آئے اور وہ اس پر صبر کرے کوئی شکوہ شکایت نہ کرے تو سمجھ لیجئے کہ یہ مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ ہے، اسی طرح جب کسی کو مصیبت آئے اور اس کے معمولات میں کچھ بھی فرق نہ آئے، وہ اسی طرح اپنی عبادات و معمولات میں مصروف ہو تو سمجھ لیجئے کہ یہ مصیبت اس کے درجات کی بلندی کا باعث بنے گی۔ اللہ پاک ہمیں ہمیشہ اپنی رضا میں راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مصیبتوں اور تکلیفوں پر صبر اور تحمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## نعمتیں ہی نعمتیں!

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک کی نعمتیں بے انتہا ہیں، اس کی دی ہوئی نعمتوں کا کوئی حساب نہیں ہے، اگر کوئی اس کی نعمتوں کو گننا شروع کر دے تو اس میں شک نہیں کہ زندگی تو ختم ہو جائے گی مگر نعمتوں کی تعداد ختم نہیں ہوگی، آج کے اس ترقی یافتہ دور میں جبکہ سائنس اپنے عروج (Climax) پر ہے، کائنات کے کئی راز سائنس کی وجہ سے آشکار ہو رہے ہیں، آئے دن نئی ایجادات و تحقیقات ہو رہی ہیں، جدید ترین آلات کی مدد سے لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں بلکہ بے شمار چیزوں کا حساب و کتاب لگایا جاسکتا ہے، لیکن آج تک کوئی ایسی مشین ایجاد نہیں ہوئی جو اللہ پاک کی نعمتوں کا شمار کر سکے، یقیناً اس کریم رب کی نعمتیں بے حساب ہیں، انہیں نہ تو کوئی شمار کر سکا ہے نہ کوئی شمار کر سکے گا۔ خود اللہ پاک قرآنِ پاک میں اپنی نعمتوں کے مُتَعلِّق ارشاد فرماتا ہے:

**وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَاؕ** ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔ (پ۱۴، النحل:۱۸)

تفسیر صراطُ الجِنان میں اس آیتِ مقدسہ کے تحت لکھا ہے کہ بندے کی تخلیق میں اللہ پاک کی جتنی نعمتیں ہیں، جیسے تندرست بدن، آفات سے محفوظ جسم، صحیح آنکھیں، عَقلِ سلیم، ایسی سماعت جو چیزوں کو سمجھنے میں مددگار ہے، ہاتھوں کا پکڑنا، پاؤں کا چلنا وغیرہ اور جتنی نعمتیں بندے پر فرمائی ہیں، جیسے بندے کی دِینی اور دُنیوی ضروریات کی تکمیل کیلئے پیدا کی گئیں تمام چیزیں، یہ اتنی کثیر ہیں کہ ان کا شمار (calculation) ممکن ہی نہیں حتّٰی کہ اگر کوئی اللہ پاک کی چھوٹی سی نعمت کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرے تو وہ حاصل نہ کر سکے گا تو ان نعمتوں کا کیا کہنا جنہیں تمام مخلوق مل کر بھی شمار نہیں کر سکتی، اسی لئے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ پاک کی نعمتوں کو شمار کرنے کی کوشش کرو اور اس کام میں اپنی زندگیاں صَرف کر دو تو بھی اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔

(خازن، النحل، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/۱۱۷)

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** معلوم ہوا کہ ہماری زندگیاں ختم ہو سکتی ہیں مگر لاکھ کوششوں کے باوجود ہم اللہ پاک کی نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتی، اگر ہم میں سے ہر ایک خود کو ملنے والی نعمتوں کا جائزہ لے تو اندازہ ہوگا کہ ہم کتنی نعمتوں میں گھری ہوئی ہیں۔

## کھانے میں استعمال شدہ نعمتیں

ذرا غور کیجئے! ہم جو کھانا کھاتی ہیں، اس کھانے میں ہمارے لیے کتنی نعمتیں چھپی ہوئی ہیں، سب سے پہلے یہ غور کیجئے ایک بیج جو زمین کے اندر دفن کر دیا گیا تھا اللہ پاک اسے نکالتا ہے، اور ہمارے کھانے لائق بناتا ہے، پھر اس بیج کو پیسنے کے لیے پتھروں کی صورت میں ایک نعمت عطا فرمائی، پھر جب وہ بیج پیس کر آٹا بن جائے تو اسے گوندھنے کے لیے پانی کی نعمت عطا فرمائی، پھر اس گوندھے ہوئے آٹے کو پکانے کے لیے آگ کی نعمت عطا فرمائی، پھر جب وہ پک جائے اور روٹی کی صورت میں ہمارے سامنے آئے تو اسے عزت و تعظیم سے کھانے کے لیے ہمیں ہاتھوں کی نعمت عطا فرمائی، ہم ہاتھوں سے اس کھانے کو اٹھا کر اپنے منہ کے قریب کرتی ہیں، منہ کے اوپر ناک کی صورت میں کھانے کے خوشبودار یا بدبودار ہونے کی جانچ کے لیے ایک نعمت عطا کی ہے، پھر کھانے کا لقمہ ہم اپنے منہ میں ڈالتی ہیں، اب سوچیں کتنی ساری نعمتیں اس کے لیے استعمال ہوتی ہیں، اس کھانے کو چبانے کے لیے اللہ پاک نے ہمیں دانتوں کی نعمت عطا فرمائی ہے، اگر کھانے میں کوئی ایسی چیز ہو جو کھانے کے لائق نہ ہو، جیسے کوئی پتھر، ہڈی وغیرہ تو دانتوں سے ٹکراتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ ہمیں نہیں کھانا، ہم اسے نکال دیتی ہیں، پھر اگر وہ شے نرم ہو جیسے بال، دھاگہ وغیرہ تو زبان کی نعمت ہمیں بتاتی ہے کہ یہ ہمیں نہیں کھانا اور ہم اسے نکال دیتی ہیں، پھر اس کھانے کو معدے تک

لے جانے کے لیے اللہ پاک نے ہمیں لعاب (Saliva) کی نعمت عطا فرمائی ہے، منہ میں خود بخود بننے والا یہ پانی اس کھانے کو آنتوں کے ذریعے معدے تک لے جاتا ہے، معدے کے ساتھ اللہ پاک نے پِتّے کی صورت ایک نعمت عطا فرمائی ہے جہاں سے اس کھانے پر تیزاب کے قطرے پڑتے ہیں جس سے وہ کھانا گل جاتا ہے، اب اس سے نمکیات علیحدہ ہوتے ہیں، اس سے خون کے ریڈ سیل الگ ہوتے ہیں، وائٹ سیل الگ ہوتے ہیں، فائدے مند پروٹین الگ ہوتے ہیں، اَلْغَرَض! بدن کے لیے تمام مفید چیزیں اس غذا سے خودکار سسٹم کے تحت جدا ہوتی ہیں اور باقی فضلے کی صورت میں پیٹ سے باہر آجاتی ہے، غور کیجئے! کھانا کھانے سے لے کر ہضم ہونے تک ہر ہر چیز ایک نعمت ہے۔ یہ تو وہ نعمتیں ہیں جو صرف کھانے کے لیے استعمال ہوتی ہیں اس کے علاوہ نعمتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس سے ہم دن رات فائدہ اٹھاتی ہیں۔

## ایک نعمت کا بھی شکر ادا کرنا ممکن نہیں

اگر ہم ان میں سے ایک بھی نعمت کا شکر کرنا چاہیں تو ہماری زندگی ختم ہو جائے مگر نعمت کا شکر ختم نہ ہو، اس لیے ہمیں ہر حال میں اللہ کریم کی نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے مَولا کریم کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔ یاد رکھئے! اگر انسان تمام عمر گناہوں سے بچتا رہے اور تمام عمر نیکیوں میں گزار دے تب بھی یہ ساری عبادت ربِّ کریم کی دی ہوئی صرف ایک نعمت کا صلہ (Reward) نہیں بن سکتی، آیئے! اسی بارے میں ایک حدیثِ طیبہ سنتی ہیں:

حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے محبوب، دوجہاں کے مطلوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ پاک ایک بندے کو زندہ فرمائے گا جس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہ ہو گا۔ اللہ کریم اس سے فرمائے گا: تجھے دونوں باتوں میں سے کیا پسند ہے کہ تجھے

تیرے اعمال کا بدلہ دوں یا اپنے احسان اور فضل کے ساتھ بدلہ دوں؟ بندہ کہے گا: مَولا! تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ کریم فرمائے گا: ”میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے کسی ایک کے بدلے پکڑلو۔“ اب اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہے گی، ساری نیکیاں ایک نعمت گھیر لے گی۔ بندہ کہے گا: ”مولا! اپنی رحمت اور فضل سے بدلہ عطا فرما۔“ ربِّ کریم فرمائے گا: ”میری رحمت اور میرے فضل (سے بدلہ ملے گا)۔“ اتنے میں ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اللہ پاک فرمائے گا: کیا تو میرے اولیا سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تو لوگوں سے دور رہتا تھا۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا تو میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا؟ بندہ کہے گا: ”مولا! میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔“ اللہ پاک فرمائے گا: جو میرے اولیا سے دوستی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے وہ میری رحمت سے محروم ہے۔ (معجم کبیر، ۲۲/۵۹، حدیث: ۱۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اس حدیثِ پاک سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک تو یہ معلوم ہوا کہ زندگی بھر اگر انسان گناہوں سے بچتا رہے، اور پوری زندگی صرف اور صرف عبادت اور نیکیوں میں ہی گزار دے تب بھی یہ تمام عبادت اللہ کریم کی دی ہوئی ایک ہی نعمت کا شکریہ نہیں بن سکتی، جبکہ اس رب کی دی ہوئی نعمتیں تو بے عدد اور بے حساب ہیں، لہٰذا عقل مندی یہی ہے کہ ہمیشہ اللہ کریم کے ذکر اور شکر میں زبان کو مشغول رکھنا چاہیے اور اس سے عافیت کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔

## اچھوں سے محبت کیجئے!

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ پاک کے نیک لوگوں سے محبت رکھنا اور اس کے دشمنوں سے

دشمنی رکھنا ایمان کے تقاضوں میں سے ہے، ہمیں بھی اللہ پاک کے نیک بندوں، اس کے نبیوں، رسولوں، ولیوں، سے محبت کرنی چاہیے، ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے، ان کی عادات واطوار کو اپنانا چاہیے، کیا پتہ یہی محبت ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے، اللہ کریم کی شان تو یہ ہے کہ اگر کوئی کتا بھی اس کے دوستوں سے محبت کرنے لگے ربِّ کریم اسے بھی صلہ عطا فرماتا ہے تو اگر کوئی انسان اور وہ بھی اس کے پیارے حبیب عَلَیْہِ السَّلَام کی غلام اگر اللہ پاک کے دوستوں سے محبت کرے گی ان کے نقشِ قدم پر چلے گی تو وہ ربِّ کریم کی رحمت سے کیسے محروم ہو گی۔ بلکہ اس خالق ومالک رب کی رحمت تو اتنی عام ہے کہ اگر کوئی دشمن بھی اس کے پیاروں کی نقل (Copy) کرے رب اسے بھی محروم نہیں فرماتا تو جو اس کے محبوب عَلَیْہِ السَّلَام کی غلام ہو وہ کیسے محروم رہ سکتی ہے، آیئے! اسی بارے میں ایک حکایت سنتی ہیں:

## بنی اسرائیل کا مسخرہ

منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مَسْخَرَہ (Jester) شخص تھا جو حضرتِ سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مذاق اُڑاتا تھا، جس طرح موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام لباس پہنتے وہ بھی اسی طرح پہنتا، جس طرح موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کلام فرماتے وہ بھی اسی طرح بات کرنے کی کوشش کرتا، الغرض آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہر قول وفعل میں نقل کرنے کی کوشش کرتا، فرعون اور اس کی قوم اس مَسْخَرے شخص کی حرکات وسکنات دیکھ کر ہنستے اور خوش ہوتے تھے۔ جب فرعون اور اس کا لشکر حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا پیچھا کر رہا تھا تو اس وقت یہ مَسْخَرَہ شخص بھی فرعون کے لشکر میں شامل تھا، اتفاق کہ اس وقت بھی اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا روپ بھرا ہوا تھا۔ اللہ پاک نے فرعون اور اس کے تمام لشکر کو غرق کر دیا لیکن اس مَسْخَرے شخص کو بچا لیا، سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے رب کریم یہ

شخص آلِ فرعون میں مجھے سب سے زیادہ تکلیف دیتا تھا لیکن تو نے اس کو غرق ہونے سے بچا لیا؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) اس نے تیرے جیسی صورت بنائی ہوئی تھی اور تجھ جیسا لباس پہنا ہوا تھا اور حبیب اُس شخص کو کیسے عذاب دے سکتا ہے جو اس کے محبوب کی صورت پر ہو۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، فصل ثانی، ۱۵۵/۸، تحت الحدیث: ۴۳۴۷ ملخصاً و مفہوماً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** غور کیجئے! جب ایک دشمن نے اللہ پاک کے محبوب پیغمبر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی شکل اپنائی تو وہ عذاب سے بچ گیا، ہمیں بھی اچھوں خصوصاً اچھوں سے اچھے یعنی محبوبِ ذیشان، حبیبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے راستے پر چلنا چاہیے، ان ہی کی سنتوں پر عمل کرنا چاہیے، اللہ کریم ہمیں اپنی سیرت کو سنتوں کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** ہم نعمتوں کی قدر کے بارے میں سن رہی تھیں، یقیناً ہماری زندگی کا ایک ایک پل اللہ پاک کی دی ہوئی کثیر نعمتوں کے بوجھ (Burden) میں دبا ہوا ہے، اس پر ہم اس کریم رب کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے، نعمتوں کی ناقدری کرنے میں ایک بات ہمارے ہاں یہ بھی عام ہے کہ اگر کوئی چھوٹی سی بھی نعمت ہم سے جدا ہو جائے تو ایک تعداد ہے جس کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ اسی کا رونا روتی نظر آتی ہیں، حالانکہ اس گئی ہوئی نعمت کے علاوہ اور بے شمار نعمتیں ہمیں حاصل ہوتی ہیں، مگر ہم وہ نعمتیں ہوتے ہوئے بھی انہیں فراموش کر دیتی ہیں، حالانکہ ہمیں چاہیے کہ اگر ایک نعمت چلی بھی جائے تو

اسے اپنے پَرْوَرْدْگار کی مرضی سمجھ کر صبر اور شکر سے کام لیتے ہوئے دوسری نعمتوں پر نظر رکھیں اور اس کا شکریہ ہی ادا کریں۔ اگر ہم اپنے اسلاف کے معمولات دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ ان کا حال یہ تھا کہ اگر ایک نعمت ان سے جدا ہو بھی جاتی، یا کبھی کوئی مشکل درپیش آ بھی جاتی تو وہ رب کریم کی اور نعمتوں اور کو یاد کرتے اور اسی پر اس کا شکریہ ادا کرنے میں گزار دیتے۔ آیئے! اسی بارے میں کچھ حکایتیں سنتی ہیں:

## مصیبت میں بھی نعمت ہے

(1) حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابی رواد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت سیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ پر ایک بڑی پھنسی (پھوڑا) دیکھ کر بڑا پریشان ہوا، آپ نے میرے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس پھنسی کے سبب مجھ پر کتنا بڑا انعام ہوا؟ میرے خاموش رہنے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: (شکر ہے کہ) اللہ پاک نے اسے میری آنکھ کی سیاہی، میری زبان اور میرے پوشیدہ اعضا پر نہیں نکالا بلکہ (میرے ہاتھ پر نکال کر) اسے مجھ پر ہلکا کر دیا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۳۹۹/۲)

## شکر کی عظیم مثال

(2) حضرتِ سیِّدُنا وَھب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو نابینا (Blind) ہونے کے ساتھ ساتھ برص اور جذام (کوڑھ کے مرض) میں مبتلا تھا اور کہہ رہا تھا: اللہ پاک کی نعمتوں پر اس کا شکر ہے، سیِّدُنا وہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک شخص تھا وہ کہنے لگا: اب اللہ پاک کی کونسی نعمت تیرے پاس رہ گئی ہے جس پر تُو شُکْر ادا کر رہا ہے؟ نابینا مریض نے کہا: شہر والوں کی طرف دیکھو کہ ان کی تعداد کتنی زیادہ ہے اور ان میں میرے سوا کوئی بھی ربِّ کریم کو نہیں پہچانتا، کیا میں پھر

بھی اس کا شکر ادا نہ کروں؟(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۴/۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## نعمت آزمائش بھی ہے

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** غور تو کیجئے کہ نابینا ہو جانا، برص کے مرض میں مبتلا ہو جانا اور کوڑھ جیسی بیماری کا آجانا اور پھر بھی رب کا شکر ادا کرنا شکر کا کتنا اعلیٰ مقام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین اللہ پاک کی دی ہوئی نعمتوں کے حقیقی قدر دان تھے، اے کاش کہ ہمیں بھی نعمتوں کی قدر نصیب ہو جائے۔ یاد رکھیں! نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے ان پر شکر ادا کرتے رہنا ہی حقیقی عقلمندی ہے، اگر نعمت پا کر بھی اس کی ناشکری کی جائے تو وہ نعمت باعثِ زحمت بھی بن سکتی ہے، چنانچہ مشہور تابعی حضرت سَیِّدُنا کعبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک بندے کو دنیا میں جو نعمت عطا کرے پھر وہ بندہ اس پر شکر کرے اور عاجزی کا اظہار کرے تو اللہ پاک اُسے دنیا میں بھی اس نعمت سے نفع عطا فرماتا ہے اور جنت میں اس کا درجہ بھی بلند فرماتا ہے اور جو بندہ اللہ پاک کی نعمت پر شکر ادا نہ کرے اور نہ ہی عاجزی کرے تو اللہ پاک اس بندے سے اس نعمت کا دنیاوی نفع بھی روک لیتا ہے اور اس کے لئے جہنم کا ایک طبقہ کھول دیتا ہے۔ اب اللہ پاک چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۶/۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## نعمتوں کا شکر کیسے ادا کریں؟

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** ہم نعمتوں کی قدر کرنے کے بارے میں سن رہی تھیں،

افسوس کہ ایک تعداد کو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ اللہ پاک کی دی ہوئی نعمت پر اس کا شکر ادا کیسے کریں، کچھ اسلامی بہنیں نعمتوں پر زبانی کلامی یوں کہتی سنائی دیتی ہیں، **بھئی اللہ پاک کا دیا سب کچھ ہے، کرم ہے مالک کا، اس کا شکر ہے سب کچھ عطا فرمایا**، یہ بھی غنیمت ہے جبکہ بعض علم سے دور اور ناسمجھ نعمتوں کو تو مَعَاذَ اللہ گناہوں میں استعمال کر رہی ہوتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شکر بھرے جملے بھی کہہ رہی ہو تی ہیں۔ یاد رکھیں! نعمت کا حقیقی شکر یہی ہے کہ اس نعمت پر زبان سے بھی شکر ادا کیا جائے اور اس نعمت کو نیکیاں کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جائے۔ حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سُفْیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ابوعبداللہ! نعمت پر شکرِ خداوندی یہ ہے کہ تُو اُس کی حمد (تعریف) کرے اور اس نعمت سے نیکی پر مدد حاصل کرے۔ جس نے نعمتِ الٰہی سے گُناہ پر مدد لی اُس نے اللہ پاک کا اس کی نعمت پر شکر ادا نہیں کیا۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷/۳۲۸) جبکہ جسمانی اعضاء کا شکر کیسے ادا ہوتا ہے، آیئے مع تبصرہ سنتی ہیں:

## اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے؟

ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا ابُو حازِم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: اے ابُو حازم! آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اُسے چھپا لو۔

**افسوس!** ہماری ایک تعداد ہے جن کی آنکھیں اچھے کام اور اچھی باتیں دیکھنے سے بہت دور رہتی ہیں جبکہ برے کام بری باتیں دیکھنے کی جستجو میں رہتی ہیں۔

عرض کی: کانوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر ان کے ذریعے اچھی بات سنُو تو اسے یاد (Bear in

( mind کرلو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔

**افسوس** ہماری ایک تعداد ہے جن کے کان علمِ دین، نیکی کی دعوت اور وعظ و نصیحت پر مشتمل اچھی باتیں سننے کے مواقع ملنے سے بھی فائدہ نہیں اٹھاتے، جبکہ بری باتیں سننے کی ٹوہ میں رہتے ہیں اور جب سن لیں تو دو چار کو بتائے بغیر چین سے نہیں رہتے۔

عرض کی: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ان سے ایسی چیز (مثلاً مالِ حرام وغیرہ) حاصل نہ کرو، جو تیرے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللہ پاک کا حق ہے (جیسا کہ صدقاتِ واجبہ وغیرہ) اس کو نہ روکو۔

عرض کی: پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: پیٹ کا شکر یہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اُوپری حصّہ علم سے لبریز ہو۔

**افسوس** ہماری ایک تعداد ہے کہ جنہیں یہ فکر ہوتی ہے کہ پیٹ کھانے سے بھر جائے، علم بھی اس میں آئے یہ ضروری نہیں ہے۔

عرض کی: شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ جواب میں آپ نے (پارہ 18 سُورۂ مومنون) کی یہ آیاتِ مقدسہ تلاوت فرمائیں:

**وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾**

(پ۱۸، المؤمنون، ۷،۶،۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یاشرعی باندیوں پر جوان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

عرض کی: پاؤں کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر تم کسی ایسے زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو ان

پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو(یعنی نیک عمل کرو)اور اگر کسی ایسے مُردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار (Tired off) ہو تو اِن پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک لو(یعنی بُرائی کی طرف قدم نہ اُٹھاؤ)۔

یہ سب بیان کرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمانے لگے: اس طرح تم اللہ پاک کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اَعضاء سے نہ کیا، تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔(حلیۃ الاولیاء، ۲۷۹/۳، رقم:۳۹۶۳)

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** حضرت سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحتوں پر ہمیں عمل کرنا چاہیے اور اللہ پاک کی دی ہوئی ہر نعمت پر شکر کرتے رہنا چاہیے اور اسے نیک کام میں ہی استعمال کرنا چاہیے۔

## آزادی کی نعمت کا شُکر کیسے ادا کریں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارا یہ آزاد وطنِ عزیز بھی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے اور عن قریب یومِ آزادی (Independence Day) یعنی "**14 اگست**" بھی آنے والا ہے، افسوس کہ خوشی کے اِس عظیم موقع پر اللہ پاک کی عظیم نعمت "**آزادی**" کا شکر ادا کرنے کے بجائے ایسے **غیر شرعی و غیر قانونی معاملات** کیے جاتے ہیں، جو کسی سے ڈھکے چُھپے نہیں ہیں۔ یاد رکھئے! جشنِ آزادی کے نام پر گانے بجانا، یقیناً اللہ پاک کی نعمت جو ہمیں وطنِ عزیز کی صُورت میں حاصل ہوئی، اس کی ناقدری کرنا ہے۔ اگر ہمیں اِس موقع پر خوشی کا اظہار کرنا ہی ہے تو ایسے طریقے سے کریں، جس میں اللہ کی رِضا شامل ہو مثلاً،

## نوافل ادا کیجئے

اللہ پاک کی رِضا اور اس نعمت (یعنی وطنِ عزیز کے ملنے) کا شُکْر ادا کرنے کی نیت سے نوافل ادا کیجئے۔ سُبْحٰنَ اللہ! نوافل پڑھنے کی بھی کیا پیاری فضیلت ہے:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "جو شخص وضو کرے اور اچھا وُضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو (2) رکعت پڑھے، اُس کے لیے **جنّت واجب ہو جاتی ہے**۔ (مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر۔۔۔، ص۱۱۸، حدیث:۵۵۳)

پھر یوں دُعا بھی کیجئے کہ یاربّ! تُو نے ہمیں آزاد ملک کی صورت میں جو نعمت عطا فرمائی ہے، ہمیں اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما، اس میں تیرے ہی احکامات اور تیری رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہر اس کام سے بچنے کی توفیق عطا فرما، جس سے تُو اور تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناراض ہوتے ہوں۔

امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ اور آپ کی "**وطنِ عزیز ملکِ پاکستان**" سے سچی محبت پر کہ آپ نے مختلف موقعوں پر مدنی مذاکروں میں "**یومِ آزادی**" کی نعمت پر جو مُفید مَدَنی پھول عَطا فرمائے، آیئے وہ بھی سنتی ہیں تاکہ ہم بھی اللہ پاک و رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی سے بچتے ہوئے، یومِ آزادی کی نعمت پر شکر بجالائیں۔ چنانچہ آپ اِرشاد فرماتے ہیں: ایک بہت بڑی تعداد جو کہ جشنِ آزادی غلط طریقے سے مناتی ہے، خُوب ھَلّہ گُلّہ اور ہُلڑ بازیاں کرتی، اللہ پاک کرے مُسلمان ان خُرافات سے بچ کر مدنی چینل دیکھ کر جشنِ آزادی منائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ وہ وَقْت بھی آئے گا کہ ہم جہنّم سے آزادی کا جشن منائیں گے ہاں! یہ جہنّم سے آزادی کا جَشن جیتے جی نہیں ہو سکے گا (پھر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جشنِ آزادی پر خُرافات میں پڑنے والوں کو بچنے کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں) کیا عجب جنہوں نے گناہوں کا بھرپور پروگرام (Program) بنا رکھا ہے،

وہ گناہوں کا وَقْت شروع ہونے سے پہلے پیکِ اجل کو لَبَّیْک کہہ دیں اور اُنہیں موت آجائے، کاش گناہ کرتے ہوئے ہمیں یہ احساس ہو کہ میرا ربّ کریم مجھے دیکھ رہا ہے، میرا ربّ کریم ناراض ہو گیا تو کہیں میں اپنی آخرت خراب نہ کر بیٹھوں، اے میرے ہم وطنو! اگر گناہ کے سلسلے آپ نے سوچ رکھے ہیں، مہربانی کرکے باز آجایئے، توبہ کر لیجیے ایسا نہ ہو کہ گناہ کرتے کرتے آپ لوگوں کی موت آئے اور ہم لوگوں کو بھی پتہ چل جائے، پھر ہم عبرت کے طور پر آپ کا بیان کریں بلکہ جو گُناہ کا عزمِ مُصَمَّم کرے اور اب توبہ کرلے اس کے لیے بھی فضیلت ہے۔ (مدنی مذاکرے کے مدنی پھول)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور سلام کرنے سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

## سلام کرنے کی سنّتیں اور آداب

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** آیئے! حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں ☆ مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نِیَّت ہو کہ جس کو سلام کرنے

---

[1] ... مشکاة المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

لگی ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔(بہار شریعت، ۳/۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا)☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود محرموں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔☆جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کی مُقَرَّب ہے۔☆جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔(شعب الایمان، کتاب، ۶/۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶) ☆ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔(کیمیائے سعادت، ۱/۳۹۴) ☆ اَلسَّلامُ عَلَیۡکُمۡ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں ۔ساتھ میں وَرَحۡمَۃُ اللّٰہ بھی کہیں تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ، شامل کریں تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے ☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سُن لے۔

**صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312 صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

**صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

**پیاری پیاری اسلامی بہنو!** اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہو گا **"شانِ عثمان غنی"** ذوالحجۃ الحرام کا مہینا ہمارے درمیان اپنی رحمتیں اور برکتیں لٹا رہا ہے، اس ماہ کی 18 تاریخ کو تیسرے خلیفہ ٔراشد، دامادِ رسول، شہیدِ مظلوم، منبعِ جود و سخاوت، پیکرِ حلم و رافت، کانِ حیاو کانِ محبت، اللہ پاک اور اس کے رسول عَلَیْہِ السَّلَام کے پیارے اَمِیْرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا یومِ شہادت ہے، اسی مناسبت سے ان کی سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گی ، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے عشقِ رسول آپ کی خدمات اور آپ کی فضیلت پر احادیث بھی سماعت کریں گی ۔اس کے ساتھ ساتھ آخر میں صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور اَمیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ گرامی حاجی عبدالرحمٰن قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یوم ہے اس مناسبت سے ان کی سیرت مبارکہ کے بارے میں بھی کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گی اور اس کے علاوہ کئی سبق آموز واقعات اور مدنی پھول بھی آئندہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کئے جائیں گے۔لہذا آئندہ بدھ بھی اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے،نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کر کے دوسری اسلامی بہنوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**